Love For All Hatred For None
ماہنامہ
خالد
احمدی نوجوانوں کیلئے
اگست 2016ء
Digitized by Khilafat Library Rabwah
زیارت میں واقع قائداعظم ریزیڈنسی
کی ایک خوبصورت تصویر

اس راہ میں جان کی کیا پرواجاتی ہے اگر تو جانے دو

مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ چک 312 ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
جنہیں 26 اکتوبر 2009ء کو اغواء کیا گیا اور دسمبر 2014ء میں چند گرفتار دہشت گردوں
کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ کو گجرات میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا ہے۔

مکرم لقمان شہزاد صاحب بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ
جنہیں 27 دسمبر 2014ء کو راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔

مکرم نعمان احمد نجم صاحب آف ملیر رفاہ عام سوسائٹی کراچی
جو 21 مارچ 2015ء کی شام راہ مولیٰ میں قربان کر دیئے گئے۔

مکرم اکرام اللہ صاحب۔ تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان
جنہیں 19 اگست 2015ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔“

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ خالد

اگست 2016ء

ظہور 1395ہش

جلد 63 | شمارہ 8

اس شمارے میں

ارشادات عالیہ ---------------- 2

مشعل راہ ---------------- 3

اداریہ ---------------- 5

قیام نماز ---------------- 6

عبادت میں کٹیں دن رات اپنے (نظم) ---------------- 10

صحابۂ رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ---------------- 11

گلدستہ ---------------- 15

وطن سے محبت جزوایمان ہے ---------------- 19

وطن کی مٹی (نظم) ---------------- 22

عالمی ثقافتی ورثے میں شامل پاکستان کے چھ شاہکار ---- 23

تکبر ایک شیطانی فعل ---------------- 26

جزیرہ جاوا ---------------- 29

زیکاوائرس (Zika Virus) ---------------- 30

زیارت ---------------- 33

سست کبھی گام نہ ہو ---------------- 35

ماہِ اگست تاریخ کے آئینے میں ---------------- 37

مدیر: لقمان احمد شاد

■ پبلشر: قمر احمد محمود

■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

■ E-mail:editor@monthlykhalid.org

■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

■ مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت -/25 روپے .... سالانہ -/250 روپے

ارشاداتِ عالیہ

فرمانِ الٰہی

ترجمہ: ’’تُو کتاب میں سے، جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے، پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘

(العنکبوت:46)

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء انّ اول مایحاسب بہ العبد)

عہدیداران کو نصائح

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نظام اور عہدیدار کی اطاعت

ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہیے کہ حکم عمومی طور پر ہر ایک کے لیے ہے۔ اس نے تو بہر حال اپنے نظام اور جو بھی عہدیدار ہے اس کی اطاعت کرنی ہے کیونکہ وہ خلیفۂ وقت کا قائم کردہ نظام ہے۔ لیکن عہدیداروں کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔.....

..........پس یہ اطاعت کے معیار ہیں جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اسی سے توحید کا قیام ہونا ہے۔ پس اس کے لیے ہر احمدی کو، ہر مرد کو، ہر عہدیدار کو، ہر ممبر جماعت کو، ہر مربی اور (۔) کو کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کا جو کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا ہے اس کو ہم آگے سے آگے لے جاسکیں۔ انشاء اللہ۔

خلیفۂ وقت کی فوری اطاعت کرنی چاہیے

..... عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر کوئی کنفیوژن ہے تو بعد میں اس کی وضاحت لی جاسکتی ہے۔ پس ہر

احمدی کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے اطاعت کے معیار ایسے بلند کرے اور اس تعلیم پر چلنے کی پوری کوشش کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔

افراد جماعت کی ہر عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہیے

''عہدیداروں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے اور ایسی باتیں سننی چاہئیں تا کہ توجہ نہ دینا فرد جماعت اور عہدیداروں میں دوری پیدا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب بھی کسی بات کا مجلسوں میں ذکر ہو رہا ہے اور پھر شرارت پھیلانے کی غرض سے ذکر ہو رہا ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہر حال ہر صورت میں جب بھی آپ کوئی ایسی بات سنیں جس میں ذرا سی بھی نظام کے خلاف کسی بھی قسم کی بو آتی ہو تو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔ اس لیے یہاں سمیت تمام دنیا کے عہدیداران بھی اور امراء بھی جہاں جہاں بھی ہیں، ان سے مَیں کہوں گا کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں، ایک شیل (Shell) میں بند کر کے یا محصور کر کے نہ رکھیں، جہاں صرف ایسے لوگ آپ کے ارد گرد ہوں جو ''سب ٹھیک ہے'' کی رپورٹ دینے والے ہوں۔ بلکہ ہر ایک احمدی کی ہر متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہیے تا کہ ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں سے آپ کا براہ راست تعلق ہو۔ بعض دفعہ، بعض نوجوان بھی ایسی معلومات دیتے ہیں اور ایسی عقل کی بات کہہ دیتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگ یا تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس لیے کبھی بھی، کسی بھی نوجوان کی یا کم پڑھے لکھے کی بات کو تخفیف یا کم نظر سے نہ دیکھیں۔ وقعت نہ دیتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ ہر بات کو توجہ دینی چاہیے۔ پھر بعض دفعہ نوجوانوں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھتے ہیں اور اس معاشرے میں اور آج کل کے نوجوانوں کے ذہن میں بھی باتیں اٹھتی رہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ اور ایسا کیوں نہیں ہے؟ اس لیے خدام الاحمدیہ کو بھی، لجنہ اماء اللہ کو بھی اور جماعتی عہدیداران کو بھی ایسے نوجوانوں کی تسلی کرانی چاہیے، ان کو تسلی بخش جواب دینے چاہئیں تا کہ کسی فتنہ پرداز کو ان کو استعمال کرنے کا موقع نہ ملے۔
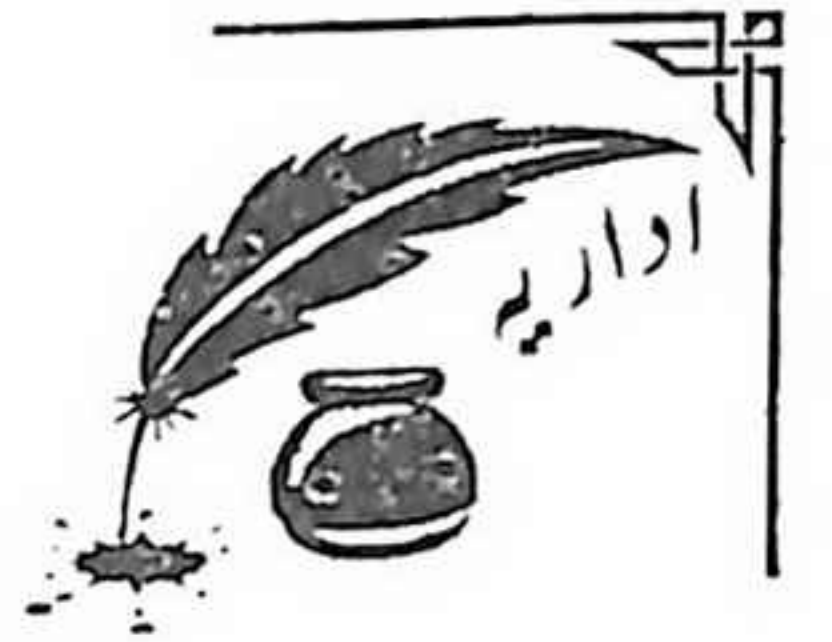
نمازیں نیکی کا بیج ہیں

قارئین کرام!

عبادات میں نماز کو مغز کی حیثیت حاصل ہے جس کے بغیر انسان کے لیے سچا عبد بننا اور اپنے معبود حقیقی کی رضا حاصل کرنا ناممکن ہے۔ نماز وہ بنیادی حکم ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن کی معراج اور جنت کی کنجی قرار دیا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”نمازیں نیکی کا بیج ہیں پس نیکی کے اس بیج کو ہمیں اپنے دلوں میں اس حفاظت سے لگانا ہوگا اور اس کی پرورش کرنی ہوگی کہ کوئی موسمی اثر اس کو ضائع نہ کر سکے۔ اگر ان نمازوں کی حفاظت نہ کی تو جس طرح کھیت کی جڑی بوٹیاں فصل کو دبا دیتی ہیں یہ بدیاں بھی پھر نیکیوں کو دبا دیں گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کریں اور انہیں مضبوط جڑوں پر قائم کر دیں کہ پھر یہ شجر سایہ دار بن کر، ایسا درخت بن کر جو سایہ دار بھی ہو اور پھل پھول بھی دیتا ہو۔ ہر برائی سے ہماری حفاظت کرے۔ پس پہلے نمازوں کے قیام کی کوشش ہوگی پھر نمازیں ہمیں نیکیوں پر قائم کرنے کا ذریعہ بنیں گی اور حضرت مسیح موعود نے ایک احمدی کی شناخت یہی بتائی ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

قیام نماز

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک روشن پہلو)

(مکرم راشد محمود منہاس صاحب۔ شیخوپورہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت دین حق کی اصل تعلیمات کی جگہ دیگر رسومات نے لے رکھی تھی اور نماز کی جگہ چلہ کشی یا دوسرے وظائف کو اہمیت دی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تشریف لا کر نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا اور ہوئے اسے بہترین وظیفہ قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں:

''تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔''

آپ کی عملی زندگی عبادت الٰہی سے مزین نظر تھی۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام نماز کے حوالہ سے چند واقعات پیش ہیں۔

سب سے زیادہ زور نماز پر

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارکان دین میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ نمازیں سنوار کر پڑھا کرو۔

دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بچپن سے ہی نماز کے ساتھ گہرا تعلق اور فطری لگاؤ تھا۔ آپ کے ابتدائی سوانح میں یہ واقعہ ملتا ہے کہ

جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ اپنی ہم عمر لڑکی سے (جو بعد میں آپ سے بیاہی گئی) فرمایا کرتے تھے کہ

''دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔''

یہ فقرہ نہایت مختصر ہے مگر اس سے عشق الٰہی کی ان لہروں کا پتہ چلتا ہے جو بچپن سے ہی آپ کے اندر جوش مار رہی تھیں۔

میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے

پھر آپ کی یاد الٰہی میں محویت اور شوقِ عبادت کی گواہی آپ کے آس پاس رہنے والے قادیان کے لوگوں نے بھی دی۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ

’’قادیان کے قریب کا ایک گاؤں کا ایک معمر ہندو جاٹ بیان کیا کرتا تھا کہ میں (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب سے بیس سال بڑا ہوں آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا۔ میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے ملنے کے لیے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جواب دیتے تھے کہ ’’ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ الگ ہی رہتا ہے‘‘..... پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے۔ چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے تھے اور نہ ان کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے ’’اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا‘‘ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی (بیت الذکر) میں مقرر کروا دیتا ہوں دس من دانے تو گھر آ جایا کریں گے۔

اوائل عمر میں عبادت کا نقشہ

پھر نماز باجماعت کے بارے میں حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ

اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہی (نداء) دیا کرتے تھے اور خود ہی نماز کے امام ہوا کرتے تھے۔

ہر وقت باوضو رہنا

نماز کا بڑا گہرا تعلق ظاہری و باطنی پاکیزگی سے ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود (نوّر اللہ مرقدہ) آپ کے معمولات کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر وقت باوضو رہتے۔ رفع حاجت سے فارغ ہو کر آتے تھے تو وضو کر لیتے تھے سوائے اس کے کہ بیماری یا کسی اور وجہ سے رک جاویں۔

نماز کی وقت مقررہ پر ادائیگی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب روایت کرتے ہیں کہ

''نمازوں کے اوقات کی پابندی کا آپ پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے (بیت الذکر) میں تشریف لاتے تھے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کر کے (بیت الذکر) جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر (بیت الذکر) تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک (بیت) مبارک تیار نہیں ہوئی آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی (بیت) اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔''

سفر میں نماز کا اہتمام

دوران قیام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز باجماعت کا پورا خیال رکھتے ہی تھے، سفر کے دوران بھی آپ نے نماز کی حفاظت کے وہ اعلیٰ نمونے قائم کیے کہ جو ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں:

''(غالباً 1903ء) ایک سفر میں جب کہ ہم چند خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جارہے تھے اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی اور حضور کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا پانچ سات آدمی تھے۔''

مقدمات میں پابندی نماز

آپ کی زندگی کا ایک نمایاں ترین پہلو یہ تھا کہ آپ نے عبادت الٰہی کے سامنے دنیاداری کے معاملات کو ذرا بھی اہمیت نہ دی۔ آپ کو مقدمات کے لیے کئی سفر کرنے پڑے اور مقدمات خواہ کتنے ہی اہم اور پیچیدہ کیوں نہ ہوں آپ نے نماز کی ادائیگی کو ہر حال میں مقدم رکھا۔ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

''میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لیے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی مگر میں نماز میں تھا فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یک طرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پروانہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری

غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"

حضور کی اقتداء میں نماز کا وجد آفرین منظر

حضرت منشی محمد افضل صاحب مدیر "البدر" قادیان نے اپنے قلم سے گورداسپور میں 21 جولائی 1904ء کی ایک مبارک تقریب کا وجد آفرین اور روح پرور منظر قلمبند کیا ہے کہ

"ایک بجے کا وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا کہ نماز پڑھ لی جاوے۔سب نے وضو کیا۔نماز کے لیے چٹائیاں بچھیں۔حاضرین منتظر تھے کہ حسب دستور سابقہ حضور کسی حواری کو امامت کے لیے ارشاد فرماویں گے کہ اسی اثناء میں آگے بڑھے اور اقامت کے بعد آپ نے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں حضور کو امام اور خود کو مقتدی پا کر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ان مقتدیوں میں کئی ایسے احباب تھے جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی کہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں اور ہم مقتدی۔ان کی امید آج بر آئی اور مجھ پر بھی یہ راز کھلا کہ امام نماز کی جس قدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے اسی قدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں مَیں خود بھی شریک تھا اس لیے دیکھا گیا کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز وانکسار غالب آتا جاتا تھا اور دل اللہ تعالیٰ کی طرف کھچا جاتا تھا اور اندر سے ایک آواز آتی تھی کہ دعا مانگو۔قلب رقیق ہو کر پانی کی طرح بہہ بہہ جاتا تھا اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ ہی میں دل ہرگز گوارا نہ کرتا تھا کہ سجدہ سے سر اٹھایا جاوے۔ غرض یہ کہ عجیب کیفیت تھی اور ایک متقی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو جو بخششیں اور رحمت از روئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ پر چلتے ہوئے حقیقی عابد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

عبادت میں کٹیں دن رات اپنے

(کلام حضرت مصلح موعود (نوراللہ مرقدہ))

الٰہی! تو ہمارا پاسباں ہو
ہمیں ہر وقت تو راحت رساں ہو

ترے بن زندگی کا کچھ نہیں لطف
ہمارے ساتھ پیارے ہر زماں ہو

مصیبت میں ہمارا ہو مددگار
ہمارے درد دل کا رازداں ہو

ہمیں اپنے لیے مخصوص کر لے
ہمارے دل میں آکر میہماں ہو

تجھے جس راہ سے لوگوں نے پایا
وہ راز معرفت ہم پر عیاں ہو

ہماری موت ہے فرقت میں تیری
ہمیشہ ہم پہ تو جلوہ کناں ہو

ہمارا حافظ و ناصر ہو ہر دم
ہمارے باغ کا تو باغباں ہو

کرے اس کی اگر تو آب پاشی
تو پھر ممکن نہیں بیمِ خزاں ہو

ذلیل و خوار و رسوا ہو جہاں میں
جو حاسد ہو، عدو ہو، بدگماں ہو

عبادت میں کٹیں دن رات اپنے
ہمارا سر ہو تیرا آستاں ہو

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَوفَی الاَمَانِی

ہماری اے خدا کر دے وہ تقدیر
کہ جس کو دیکھ کر حیراں ہو تدبیر

وہ ہم میں قوت قدسی ہو پیدا
جسے چھُوویں وہی ہو جائے اکسیر

وہ جذبہ ہم میں پیدا ہو الٰہی
جو دشمن ہیں کریں ان کی بھی تسخیر

دلوں کی ظلمتوں کو دور کر دیں
ہماری بات میں ایسی ہو تاثیر

گناہوں سے بچا لے ہم کو یارب
نہ ہونے پائے کوئی ہم سے تقصیر

خضر بن جائیں ان کے واسطے ہم
جو ہیں بھولے ہوئے رستہ کے رہ گیر

وہی بولیں جو دل میں ہو ہمارے
خلافِ فعل ہو اپنی نہ تقریر

خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَوفَی الاَمَانِی

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری

(ابوعثمان۔ربوہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا ایک نمایاں پہلو آپ اور خلفاء راشدین کی کامل اطاعت ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ باوجود علم وفضل اور اہل الرائے ہونے کے اطاعت وفرمانبرداری کی زندہ مثال تھے۔ جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہ راست صحبت اور آپ کی تعلیم وتربیت تھی۔

اطاعت وفرمانبرداری کا حقیقی درس

اطاعت وفرمانبرداری کا حقیقی درس جو آپ نے صحابہ کرامؓ کو دیا اس کا اظہار اس حدیث سے ہوتا ہے جس میں آپ نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔"

(مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفة بن الیمان حدیث نمبر 23425)

شراب کی حرمت کا صحابہ کرامؓ کا نمونہ

شراب کی مجلس لگی ہوئی تھی دور پہ دور چل رہا تھا کسی نے آواز دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ کسی نے کہا کہ پوچھ تو لو کہ یہ بات درست بھی ہے یا نہیں مگر اطاعت وفرمانبرداری سے معمور یہ صحابہؓ صرف یہ آواز سن کر کہ شراب حرام کی گئی ہے شراب کے مٹکوں کو توڑ کر مدینہ کی گلیوں میں شراب ہی کا دریا بہا دیتے ہیں اور آئندہ کبھی شراب کے نزدیک بھی نہیں جاتے۔

(بخاری کتاب الاشربہ باب نزل تحریم الخمر.....)

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمدہ نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ (بیت) نبوی میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ دوران خطبہ میں آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ابھی (بیت) سے باہر ہی تھے کہ

حضور کا یہ ارشاد کان میں پڑا۔ ان الفاظ میں گویا ایک جادو تھا اور اپنے محبوب کی آواز میں اس قدر شوکت تھی قدم وہیں رک گئے اور پاؤں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ آپ اسی حالتِ بے اختیار میں وہیں بیٹھ گئے اور اتنی بھی جرات نہ کر سکے کہ اندر پہنچ لیں تب اس حکم کی تعمیل کریں۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 73 زیر لفظ عبداللہ بن رواحہ)

حضرت اسامہؓ کی مہم کی روانگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام کی طرف حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ ہونے کا حکم دیا تھا تا کہ غزوہ موتہ کے شہداء کا بدلہ لیا جا سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں یہ لشکر تقریباً روانہ ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی مدینہ میں ہی تھا کہ حضورؐ کی وفات ہوگئی اور لشکر کی روانگی ملتوی ہوگئی۔ اب جب حالات نے ایک دَم پلٹا کھایا اور لوگوں نے ارتداد اختیار کر کے بغاوت کر دی اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ یہ باغیوں کے گروہ مدینہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔ تو اس خطرے کے وقت صحابہ کرامؓ کی یہ رائے تھی کہ اس لشکر کی روانگی فی الحال منسوخ کر دی جائے اور پہلے ان باغیوں سے نمٹ لیا جائے اور پھر بعد میں لشکر کو روانہ کیا جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ جو اب خلیفۂ رسول تھے، انہوں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ لشکر جس کے روانہ ہونے کا حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا اس کو اب آپؓ روک دیں۔ چنانچہ آپؓ نے کمال جوانمردی اور جلال سے فرمایا کہ

''خدا کی قسم اگر مدینہ اس طرح آدمیوں سے خالی ہو جائے کہ درندے آ کر میرے جسم کو گھسیٹنے لگیں تب بھی میں اس مہم کو روک نہیں سکتا اور اس کو جانے کا حکم دوں گا۔''

(تاریخ الخلفاء)

چنانچہ ان مشکل لمحات کے باوجود آپؓ نے حضرت اسامہؓ کو روانگی کا حکم دیا اور خود اس طرح حضرت اسامہؓ کو ہدایات فرمائیں کہ اسامہ سپہ سالارِ لشکر گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت ابوبکرؓ پیدل گھوڑے کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ اس پر حضرت اسامہؓ نے عرض بھی کیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ! آپ گھوڑے پر سوار ہو جائیں وگرنہ میں بھی نیچے اتر

آتا ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا:

''اگر میں تھوڑی دیر تک اپنے پاؤں راہِ خدا میں غبار آلود کرلوں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔''

الغرض حضرت اسامہؓ کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا اور چالیس دِن کے بعد انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنے تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے بعد مدینہ واپس پہنچا۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ سے باہر جا کر اس لشکر کا استقبال فرمایا۔ (طبری جلد3 صفحہ 226)

اطاعت خلافت کی برکت

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک جنگ کے موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ (۔) لشکر کے سپاہ سالار تھے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ہٹا کے حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کو کمانڈر انچیف بنا دیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ خود حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ خلیفۂ وقت کے حکم کی فوری تعمیل کریں لشکر کی کمان سنبھال لیں۔ مجھے آپؓ جو بھی کام دیں گے میں احکام ماننے اور خدمات بجالانے کو تیار رہوں۔

(ابن اثیر ذکر عزل خالد بن ولیدؓ)

حضرت خالد بن ولیدؓ جانتے تھے کہ اصل برکت خلافت کی اطاعت میں ہے اور وہی کامیاب ہوگا جس کے ساتھ خلیفۂ وقت کی دعائیں اور تائید ہوگی۔ تاریخ گواہ ہے کہ وہ جنگ بڑی شان کے ساتھ جیتی گئی۔

اطاعت میں فنا شدہ قوم

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرامؓ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو

بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ .... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اُن میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔........

ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ (دین حق) تلوار کے زور سے پھیلایا گیا مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا۔"

پس یہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جذبۂ اطاعت، جس کی برکت سے ہی اسلام دور دراز علاقوں تک پھیلتا چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرامؓ پیروی میں اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک ضروری اعلان

وہ احباب جو ماہنامہ ''خالد'' کے لیے اپنے مضامین بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم اپنے مضمون کے ساتھ مکمل پتہ اور اپنا فون نمبر لازمی لکھ دیا کریں۔ شکریہ

گلدستہ

وسعت حوصلہ کے عظیم نمونے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کہتے ہیں کہ امام حسنؓ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا (۔) (ترجمہ: اور غصہ دبا جانے والے۔ ناقل) (ال عمران: 135) یہ سن کر امام حسنؓ نے فرمایا کظمت۔ غلام نے پھر کہا (۔) (ترجمہ: اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ ناقل)۔ کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے، مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپؓ نے کہا کہ میں نے عفو کیا۔ پھر پڑھا (۔) (ترجمہ: اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ناقل) محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا! جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔''

قومی ترانے کے خالق حفیظ جالندھری

حفیظ جالندھری 14 جنوری 1900ء کو پنجاب کے مشہور شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر سے ہی حاصل کی۔ شروع سے ہی ادبی مشاغل سے دلچسپی تھی۔ پھر غلام قادر بلگرامی جو فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے کی استادی نے سونے پر سہاگہ کا کام سرانجام دیا۔

حفیظ جالندھری شعر کے اس دبستان فکر سے تعلق رکھتے تھے جس کی بنیاد اردو میں عظمت اللہ خان نے ڈالی تھی اور جس میں صنف لطیف کو پیکر عشق قرار دے کر اس کی زبانی تاثرات محبت کی ترجمانی کی گئی تھی۔ حفیظ جالندھری نے اس دبستان فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے اردو شاعری کو بلکہ

خصوصاً اردو گیت کو نیا آہنگ عطا کیا۔ حفیظ گیت کے ساتھ ساتھ نظم اور غزل دونوں کے قادرالکلام شاعر تھے۔ تاہم ان کا سب سے بڑا کارنامہ شاہنامہ اسلام ہے۔

حفیظ جالندھری کا دوسرا بڑا کارنامہ پاکستان کا قومی ترانہ ہے اس ترانے کی تخلیق کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

ان کے شعری مجموعوں میں نغمہ زار، تلخابہ شیریں، اور سوز و ساز، افسانوں کا مجموعہ، ہفت پیکر گیتوں کے مجموعے ہندوستان ہمارا، پھول مالا اور بچوں کی نظمیں قابل ذکر ہیں۔

جون 1929ء کے شروع میں ابوالاثر حفیظ صاحب جالندھری قادیان تشریف لائے۔ ان کی آمد پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی اور اس میں شاہنامہ (۔) کے بعض مصرعے پڑھ کر سنائے۔ اس مجلس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے بھی شمولیت فرمائی۔

حفیظ صاحب نے اس شاہنامہ کی اشاعت سے پہلے اس کے بعض حصے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) کو بھی دکھائے تھے اور حضور (نور اللہ مرقدہ) کے ارشاد پر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے اس کی سو کاپیاں پیشگی قیمت پر خریدیں۔

حفیظ جالندھری نے 21 دسمبر 1982ء کو لاہور میں وفات پائی اور وہیں آسودہ خاک ہوئے۔

آسمان سے گرنے والے لوہے سے بنا خنجر

محققین کا کہنا ہے کہ مصر کے فرعون طوطن خامن کے ساتھ دفن کیے جانے والا خنجر ایک شہابیے سے حاصل ہونے والے لوہے سے بنایا گیا تھا۔ یہ ہتھیار ان دو خنجروں میں سے ایک ہے جنہیں 1925ء میں برطانوی ماہر آثار قدیمہ ہاورڈ کارٹر نے دریافت کیا تھا جسے نوجوان بادشاہ کو دفن کرتے وقت ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تھا۔

اس خنجر کے بغیر زنگ والے پھل نے محققین کو چکرا کر رکھ دیا تھا کیونکہ اس قسم کی دھات کی قدیم مصر میں موجودگی غیر معمولی بات تھی۔ طوطن خامن کو تقریباً 3300 سال قبل مرنے کے بعد ممی بنا دیا گیا تھا۔

میٹیوریٹکس اینڈ پلانیٹری سائنس جریدے meteoritic and planetary science journal میں شائع ہونے والی اس تحقیق کے مطابق اٹلی اور مصر کے محققوں نے اس خنجر کے لوہے کی بناوٹ کی تصدیق کرنے کے لیے بیرونی ایکسرے کی تکنیک استعمال کی۔ اس تحقیق کے مرکزی مصنف کا کہنا ہے کہ شہابی لوہے میں واضح طور پر بڑے پیمانے پر جست موجود ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ لوہے کے ساتھ جست اور کوبالٹ (ایک کیمیائی عنصر) کی موجودگی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ابتدا زمین سے باہر کہیں ہوئی۔ اس خنجر کی بناوٹ کا موازنہ اس شہابیے سے کیا جا رہا ہے جو مصر کے بحیرہ احمر والے ساحل پر دو ہزار کلومیٹر کے دائرے میں گرا تھا اور خاص طور پر وہ ایک اور شہابیہ جو اسکندریہ سے 240 کلومیٹر دور مغرب میں ملا تھا۔ اس میں بھی اسی مقدار میں جست اور کوبالٹ موجود تھے۔

اس تحقیق میں مزید لکھا ہے کہ قدیم مصری 13 سو قبل مسیح ہی میں جانتے تھے کہ لوہے کے یہ ٹکڑے آسمان سے گرے ہیں جبکہ یہ بات مغرب کو دو ہزار سال بعد معلوم ہوئی۔ اس خنجر کے پھل کے اعلیٰ معیار کے دیگر معمولی شکل والے شہابیوں سے بنے آثار قدیمہ سے موازنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ طوطن خامن کے دور میں لوہے کے کام میں خاصی مہارت پائی جاتی تھی۔

(www.bbc.com)

پیاز

پیاز کو ابتدا میں کھانے کے قابل خیال نہیں کیا جاتا تھا لیکن جب آہستہ آہستہ اس کی خوبیوں اور فوائد کے بارے میں علم ہوا تو یہ باورچی خانہ کی نسبت طب میں زیادہ استعمال ہونے لگا۔

پیاز چھلکوں کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہے جس میں مغز نہیں ہوتا۔ یہ ایک پرت دار جڑ ہے جس میں ایک گز یا اس سے کم لمبی پھلوں کی چھڑی نکلتی ہے جس کے اردگرد خول دار پتے ہوتے ہیں۔

پاکستان اور بھارت میں عام طور پر دیسی پیاز کی کاشت کی جاتی ہے جس کا رنگ پیازی یعنی سرخ زرد سفید اور سبز کا امتزاج ہوتا ہے۔ پیاز میں حیاتین، نشاستہ، لحمیات کے علاوہ چونا، فولاد، تانبہ، گندھک، میگنیشیم اور پوٹاشیم پائے جاتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں بھی لہسن اور پیاز کا استعمال ہوتا ہے۔عباسی دور میں پیاز کے بہت سے فوائد معلوم کیے گئے اور منہ کی بو کو ختم کرنے کے لئے کئی قسم کے مربے چٹنیاں دریافت ہوئیں۔ برصغیر میں پیاز کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ یورپ میں پیاز کا سوپ بڑے شوق سے نوش کیا جاتا ہے۔ پیاز کے سوپ کا استعمال دل کی بیماریوں میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ پیاز اور شہد کا استعمال ایک بہترین مقوی غذا ہے۔

لطیفہ

ایک بار ایک بادشاہ نے کسی خوشی میں بہت سے قیدی رہا کر دیئے۔

ان قیدیوں میں سے ایک قیدی کو دیکھا جو انتہائی بزرگ تھا۔

بادشاہ: تم کب سے قید ہو؟

بزرگ: آپ کے ابا کے دور سے۔

بادشاہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا:

اس کو دوبارہ قید کر دو یہ ہمارے ابا جی کی نشانی ہے۔

غزل

سورج کو نکلنا ہے سو نکلے گا دوبارا
اب دیکھیے کب ڈوبتا ہے صبح کا تارا

مغرب میں جو ڈوبے اسے مشرق ہی نکالے
میں خوب سمجھتا ہوں مشیت کا اشارا

پڑھتا ہوں جب اس کو تو ثنا کرتا ہوں رب کی
انسان کا چہرہ ہے کہ قرآن کا پارہ

جی ہار کے تم پار نہ کر پاؤ ندی بھی
ویسے تو سمندر کا بھی ہوتا ہے کنارا

جنت ملی جھوٹوں کو اگر جھوٹ کے بدلے
سچوں کو سزا میں ہے جہنم بھی گوارا

یہ کون سا انصاف ہے اے عرش نشینو
بجلی جو تمہاری ہے تو خرمن ہے ہمارا

مستقبل انسان نے اعلان کیا ہے
آئندہ سے بے تاج رہے گا سر دارا

(احمد ندیم قاسمی)

وطن سے محبت جزو ایمان ہے

(مکرم مبین احمد شاد صاحب۔ ضلع ننکانہ صاحب)

وطن سے محبت

وطن سے محبت ایک ایسا فطری جذبہ ہے جو ہر انسان بلکہ ہر ذی روح میں پایا جاتا ہے. جس زمین پر انسان پیدا ہوتا ہے، اپنی زندگی کے ایام گزارتا ہے، وہاں کی ایک ایک چیز سے اس کی یادیں جڑی ہوتی ہیں۔

وطن سے محبت کے اس فطری جذبہ کا دین نے نہ صرف احترام کیا ہے بلکہ یہ ترغیب دی ہے کہ پرامن ماحول فراہم کر کے انسان وطن کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ حب الوطنی

وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے یہ وہ عظیم الشان درس ہے جس کی تعلیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دی چنانچہ آپ نے فرمایا:

حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیمَان

یعنی وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

(موضوعات کبیر، الامام ملا علی قاری صفحہ 40)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فطری جذبہ میں بھی اپنا اعلیٰ اسوہ قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کو اپنے وطن سے اس قدر محبت تھی کہ مکہ سے ہجرت کے وقت ایک پتھر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

”اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا۔“

(سنن ترمذی، کتاب المناقب باب فضل مکہ)

ہمیں پاکستان سے پیار ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی ارشاد کی روشنی میں بحیثیت احمدی ہمیں اپنے پیارے وطن پاکستان سے پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفاء احمدیت نے ہمیشہ پاکستان کے احمدیوں کو اپنے وطن پاکستان سے محبت کی تعلیم دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے

قیام پاکستان سے قبل تحریک پاکستان کا ساتھ دیا اور پاکستان کے قیام کے بعد بھی اس کے استحکام اور بقا کی خاطر نہ صرف قربانیاں دیں بلکہ احباب جماعت کو نصائح فرماتے رہے۔

14 جون 1948 کو کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''اگر پاکستان کی طرف کسی نے نظر بد اٹھائی تو ہمارا ہر مرد، ہر عورت، ہر بچہ، اور ہر بوڑھا اپنے آپ کو قربان کر دے گا مگر وہ اس آزادی کو کھونے کے لیے کبھی تیار نہیں ہوگا۔''

اگر ہمیں جانیں بھی دینی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کو حب الوطنی کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہمارے دلوں میں اپنے ملک کے لیے جو محبت ہے یہ وہی محبت ہے جس پر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ مہر لگائی ہے کہ حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الاِیْمَان یعنی وطن سے محبت ایمان کا ایک جزو ہے۔ یہ وہ صادق محبت ہے۔ یہ وہ گناہوں سے پاک محبت ہے، یہ وہ دکھ دینے کے خیالات سے مطہر محبت ہے، یہ وہ محبت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کی اقتداء اور آپ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہمارے دلوں میں پیدا کی گئی ہے اور یہی وہ محبت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ اگر ہمیں جانیں بھی دینی پڑیں تو ہم دریغ نہیں کریں گے لیکن اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے خواہ ہمیں ہر طرف سے بُرا بھلا ہی کیوں نہ کہا جائے۔''

ہماری ماں یعنی مادر وطن تمہیں بلا رہی ہے

اسی طرح 1971ء کی جنگ کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت احمدیہ اور خصوصاً نوجوانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''اس سلسلے میں میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور عزیز نوجوان بچوں اور بھائیوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری ماں یعنی مادر وطن آج تمہیں بُلا رہی ہے اور وہ تم سے قربانی چاہتی ہے پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کے لیے

تمہاری طاقتوں کا آخری جزو خرچ ہو جانا چاہیے۔ ہمارے ذہن ہر قربانی کے لیے تیار رہنے چاہئیں۔ ہمارا عمل ہمارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والا ہونا چاہیے۔''

ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ حب الوطنی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہرحال اس وطن کے لیے ہر خطرے میں انشاء اللہ سب سے آگے کھڑے ہونگے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی ان تیروں کو لینے کے لیے۔''

ہر پاکستانی احمدی کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ہر پاکستانی احمدی کی وطن کی محبت اس سے یہ ضرور تقاضا کرتی ہے اور یہ ہر پاکستانی احمدی کا فرض بھی ہے کہ ہم ملک کے لیے دعا کریں، کوشش کریں۔ چاہے جتنا بھی اہل وطن یا کم از کم اپنے آپ کو سب سے زیادہ ملک کا وفادار سمجھنے والے نام نہاد لوگ جتنا بھی ہم پر وطن دشمنی کا الزام لگالیں، ہم پر ہر قسم کا ظلم بھی روا رکھیں، ہم نے وطن کی محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ملک کے لیے دعا کرتے رہنا ہے۔ اس ملک کو اب اس خوفناک صورتحال سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو وہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں۔ ...... پس ہم احمدی تو وہ ہیں جو پاکستان میں انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی تمام قسم کے ظلم سہنے کے باوجود اپنے ہم وطنوں اور اپنے ملک کو پریشانی اور مشکل کی حالت میں دیکھتے ہیں تو بے چین ہو جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے وطن پاکستان کو ہمیشہ شاد باد رکھے۔

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

وطن کی مٹی

ہے اس نے بخشا وقار مجھ کو
وطن کی مٹی سے پیار مجھ کو

یہ پاک دھرتی حسین ہے اتنی کروں جو تن من نثار اس پہ
ملے ہے چین و قرار مجھ کو وطن کی مٹی سے پیار ہے مجھ کو
وطن کی مٹی سے پیار مجھ کو

ہے میری سانسوں میں اس کی خوشبو یہ کھیت، دریا، پہاڑ، جنگل
عزیز مجھ کو ہر ایک ذرہ خزاں بھی اس کی بہار مجھ کو
وطن کی مٹی سے پیار مجھ کو

ہوئے جو لاکھوں ستم ہیں مجھ پر وہ سب گوارا وطن کی خاطر
میں گُل نچھاور کروں گا اُن پر ندیمؔ دیں گے جو خار مجھ کو
وطن کی مٹی سے پیار مجھ کو

(انور ندیمؔ علوی)
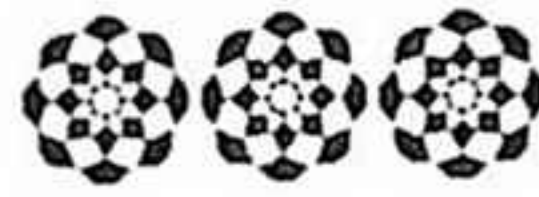
عالمی ثقافتی ورثے میں شامل پاکستان کے چھ شاہکار

(مکرم عادل احمد چٹھہ صاحب۔لاہور)

پاکستان دنیا کا ایسا منفرد ملک ہے جہاں پہاڑ بھی ہیں، صحرا بھی اور سمندر بھی، کہیں برف زاروں سے ڈھکے میدان ہیں تو کہیں دور دور تک پانی کے آثار بھی نظر نہیں آتے، یہاں کے تاریخی مقامات، شمالی علاقہ جات کے دل کو چھو لینے والے مقامات اور بہت کچھ اس سرزمین کو منفرد بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ برائے تعلیم، سائنس و ثقافت (یونیسکو) چھ مقامات کو عالمی ثقافتی ورثے میں شامل کر چکا ہے۔ یہ سب مقامات پاکستان کی رنگا رنگ تہذیبی ثقافت کی عکاسی بھی کرتے ہیں

موہن جودڑو

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں مہذب تہذیب کے آثار لگ بھگ پانچ ہزار سال پرانے ہیں۔ جن میں سے ایک وادئ سندھ کی قدیم تہذیب کا مرکز موہن جودڑو ہے جو صوبہ سندھ میں لاڑکانہ کے قریب واقع ہے۔ موہن جودڑو کو 1922ء میں برطانوی ماہر آثار قدیمہ سر جان مارشل نے دریافت کیا۔ موہن جودڑو سندھی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب مردوں کا ٹیلہ ہے۔ یہ شہر بڑی ترتیب سے بسایا گیا تھا۔ اس شہر کی گلیاں کھلی اور سیدھی جبکہ پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام تھا۔ ایک اندازے کے مطابق یہاں تیس سے چالیس ہزار کے درمیان افراد مقیم تھے۔ ماہرین کے مطابق یہ شہر 7 مرتبہ اجڑا اور دوبارہ بسایا گیا جس کی اہم ترین وجہ دریائے سندھ کا سیلاب تھا تاہم یہ کب کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا اس کے بارے میں آراء مختلف ہیں کچھ اس ک سبب وسط ایشیاء سے آریہ قوم کی آمد کو قرار دیتے ہیں جبکہ کچھ قدرتی آفات کو۔

ٹیکسلا

ضلع راولپنڈی میں واقع ٹیکسلا ایک تاریخی شہر ہے جس کی جڑیں گندھارا دور سے ملتی ہیں اور اس عہد میں یہ اہم بدھ اور ہندو مرکز سمجھا جاتا تھا جس کی کئی یادگاریں اس کی شان بڑھا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 326 قبل مسیح میں سکندر اعظم نے اس شہر پر قبضہ کیا اور یہاں پانچ دن ٹھہرا۔ مہاراجا اشوک

اعظم کے عہد میں بھی اس شہر کی رونق پورے عروج پر تھی اور بدھ تعلیم کا مرکز تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں مشہور چینی سیاح ہیون سانگ یہاں آیا تھا۔ اس نے اپنے سفر نامے میں اس شہر کی عظمت وشوکت کا ذکر کیا ہے۔ یہاں گوتھک سٹائل کا ایک عجائب گھر ہے جس میں پانچویں صدی قبل مسیح کے گندھارا آرٹ کے نمونے، دس ہزار سکے زیورات، ظروف اور دیگر نوادرات رکھے ہیں۔

تخت بائی کے بدھ آثار

تخت بائی یا تخت بھائی (also spelled Takht Bhai or Takht,Takht Bahi Bay) پشاور سے تقریباً 80 کلومیٹر کے فاصلے پر بدھ تہذیب کے عروج کے کھنڈرات پر مشتمل ایک یادگار ہے جو کہ پہلی صدی قبل مسیح کے عہد کے ہیں۔ اس مقام کو تخت قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک پہاڑی پر واقع ہے جبکہ اس کے ساتھ ایک دریا بہتا تھا جس کی وجہ سے تخت کے ساتھ بائی لگا دیا گیا۔ یہاں موجود بدھ کمپلیکس چار اہم بدھ گروپس میں تقسیم تھا، پہلا اسٹوپا، دوسرا راہبوں کی خانقاہ، تیسرا مندر اور چوتھا تنتری راہبوں کی خانقاہ پر مشتمل تھا۔ اس جگہ کی یونیسکو نے تاریخی اہمیت کو دیکھتے ہوئے 1980ء میں عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا تھا۔ اس کے قریب ہی شہر بہلول نامی ایک چھوٹا سا قلعہ نما شہر ہے جو کہ اسی عہد سے تعلق رکھتا ہے۔

شاہی قلعہ اور شالامار باغ لاہور

کہا جاتا ہے کہ زمانۂ قدیم میں بھی یہ قلعہ موجود تھا مگر صحیح معنوں میں اس کی دوبارہ تعمیر مغل بادشاہ اکبر اعظم کے عہد میں ہوئی اور اب یہ قلعہ لاہور کی شان بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس قلعے کی توسیع اکبر کے بعد کئی بادشاہوں نے کرائی جس کی وجہ سے مغلیہ فن تعمیر کا شاندار نمونہ بن گیا۔ قلعے کے اندر واقع چند مشہور مقامات میں شیش محل، عالمگیری دروازہ، نولکھا محل اور موتی مسجد شامل ہیں جو دیکھنے والوں کو مسحور کر کے رکھ دیتے ہیں۔ 1981ء میں یونیسکو نے اس قلعے کو شالا مار باغ کے ساتھ عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا تھا۔ شالا مار باغ مغل بادشاہ جہانگیر نے تعمیر کرایا جسے جنوبی ایشیاء کا خوبصورت ترین باغ بھی قرار دیا جاتا ہے اور یہاں فارسی

روایات کا خوبصورت امتزاج دیکھنے میں آتا ہے جبکہ یہ سولہ ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔

مکلی قبرستان ٹھٹھہ

ٹھٹھہ کے قریب واقع ایک چھوٹا سا علاقہ مکلی اپنے تاریخی قبرستان کی بدولت دنیا بھر میں معروف ہے۔ چھ میل رقبے پر پھیلے ہوئے اس قبرستان کے ساتھ ایک صدیوں پرانی تہذیب منسلک ہے۔اس میں چودھویں صدی سے اٹھارہویں صدی تک کے مقبرے اور قبریں موجود ہیں۔ ان مقابر میں مغل سردار طغرل بیگ، جانی بیگ، جان بابا، باقی بیگ ترخان، سلطان ابراہیم اور ترخان اول جیسے علماء، سردار اور دیگر لوگ صدیوں سے محوخواب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ (۔) دنیا کا سب سے بڑا قبرستان ہے جہاں مغل، ترخان اور سمہ دور کی قبریں موجود ہیں۔ان مقابر پر انتہائی نفیس انداز میں قرآنی آیات اور خوبصورت نقش و نگار کندہ ہیں۔ وہ قبریں جو کسی سردار یا کسی بزرگ کی ہیں ان پر خوبصورت مقبرے تعمیر ہیں۔قبروں کے تعویز اور ستونوں پر اتنا خوبصورت کام کیا گیا ہے کہ دیکھنے والا کاریگروں کی صناعی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

یونیسکو نے 1981ء میں اس مقام کو عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل کرنے کا اعلان کیا تھا۔

قلعہ روہتاس

پوٹھوہار کے پتھریلے سطح مرتفع پر یہ حیرت انگریز قلعہ شیر شاہ سوری نے تعمیر کرایا تھا جو پنجاب کے ضلع جہلم سے سولہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ فوجی فن تعمیر کا حیرت انگیز شاہکار ہے۔اس کی تعمیر میں ترک اور ہندوستانی فن تعمیر کا امتزاج نظر آتا ہے اور یہ ایک چھوٹی پہاڑی پر فوجی نقطہ نظر کے تحت تعمیر کیا تھا تاکہ ہروقت بغاوت کے لیے تیار رہنے والے گکھڑ برادری کو کنٹرول میں رکھا جاسکے۔ دراصل گکھڑ مغلوں کو کمک اور بروقت امداد دیتے تھے جو شیر شاہ سوری کو کسی طور گوارا نہیں تھا۔ جب یہ قلعہ کسی حد تک مکمل ہو گیا تو شیر شاہ سوری نے کہا کہ آج میں نے گکھڑ کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا ہے۔ اس قلعے کے عین سامنے شیر شاہ سوری کی بنائی ہوئی جرنیلی سڑک گزرتی تھی جو اب یہاں سے پانچ کلومیٹر دور جاچکی ہے۔

یونیسکو نے 1997ء میں اس مقام کو عالمی ثقافتی ورثہ میں شامل کرنے کا اعلان کیا تھا۔

تکبر ایک شیطانی فعل

(مکرم ظافر احمد طیب صاحب۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اخلاق حسنہ کے بلند ترین مقام پر فائز فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

''میری بعثت کا مقصد یہ ہے کہ اخلاق عالیہ کی تکمیل کروں۔''

چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کے لیے جہاں آپ نے اپنے اسوۂ حسنہ سے اخلاق فاضلہ قوم میں پیدا کئے وہاں آپ نے اخلاق فاسدہ سے بچاؤ کے لیے دعائیں بھی سکھائیں چنانچہ آپ نے اخلاقِ حسنہ کے حصول کے لیے یہ دعا سکھلائی کہ

''اے اللہ میں تجھ سے صحت اور پاکدامنی اور امانت اور اخلاق حسنہ اور قضا وقدر پر راضی رہنے کی دعا کرتا ہوں۔''

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب جامع الدعاء)

اسی طرح اخلاق فاسدہ سے نجات کے لیے یہ دعا سکھائی کہ

''اے اللہ میں تیری پناہ اور حفاظت چاہتا ہوں بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے۔'' (مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب الاستعاذة)

وہ اخلاق فاسدہ جن سے آپ نے بچنے کی دعا سکھائی ہے ان میں سے ایک بڑا گناہ تکبر ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تکبر کو ابلیس کا فعل قرار دیا ہے جس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی اور تکبر کیا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں تکبر کو گناہوں کی جڑ قرار دیا ہے۔

تکبر کیا ہے

احادیث مبارکہ میں کئی جگہوں پر تکبر کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی ہے کہ

''جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپ نے

فرمایا یہ تکبر نہیں۔فرمایا:

اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے، ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔''

(مشکوٰۃ کتاب الادب باب الغضب والکبر)

تکبر شیطان سے آیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک بن جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہیے۔ نہ علم کے لحاظ سے، نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے یہ تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفت جو جذبات کے مواد ردیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی کیونکہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا.........اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور مردود ہو گیا اور آدم لغزش پر (چونکہ اسے معرفت دی گئی تھی) اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔''

شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں

اسی مضمون کو آپ ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہانوں میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا ہے مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لیے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا

گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لیے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

تکبر تمام شرارتوں کی جڑ ہے

پھر آپ دردمندانہ دل سے اس خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ ...."

ہر قسم کے تکبر سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہمیشہ یہ یاد رکھو کہ ہمارا ہر عمل وہ رہنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں تکبر سے بچنے کے بارے میں کیا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔(۔)(لقمان:19)" اور نخوت سے اپنے گال لوگوں کے سامنے نہ پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔"

اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ ناپسند ہیں جو فخر کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے، اگر یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے میرا دل ڈر جاتا ہے تو پھر ہر قسم کے تکبر سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہوگا۔"

پس ہم میں سے ہر ایک کو جہاں تکبر کے بت سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے وہاں ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اس شیطانی فعل سے بچا کر رکھے اور مکارم اخلاق سے متصف کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جزیرہ جاوا

(مکرم ملک دانیال یحییٰ صاحب۔ ربوہ)

تعارف وآبادی

جاوا انڈونیشیا کا ایک جزیرہ ہے جس کے مغرب میں سماٹرا، اور مشرق میں بالی (bali) اور شمال میں بورنیو (borneo) واقع ہے۔

جاوا دنیا کا تیرہواں سب سے بڑا اور انڈونیشیا میں پانچواں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔

اس کا کل رقبہ 128,297 مربع کلومیٹر ہے۔ جس میں کئی آتش فشاں پہاڑ ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا جزیرہ ہے اور پوری دنیا پر سب سے زیادہ گنجان آبادی والے مقامات میں سے ایک ہے۔ 2015ء کے ایک اندازے کے مطابق اس کی کل آبادی 145 ملین ہے۔ انڈونیشیا کی کل آبادی کا 56.7 فیصد جاوا پر رہائش پذیر ہے۔ انڈونیشیا کا دارالحکومت جکارتہ، مغربی جاوا پر واقع ہے۔

تاریخی حیثیت

انڈونیشیا کی تاریخ میں جاوا کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ طاقتور سلطنتوں ہندومت، بدھ مت، (۔) سلطنت اور نوآبادیاتی ڈچ ایسٹ انڈیز میں بھی خاصی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ جاوا 1930ء اور 1940ء میں انڈونیشیا کی آزادی کی جدوجہد کا مرکز تھا جبکہ صدیوں سے انڈونیشیا کا سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور ثقافتی مرکز چلا آتا ہے۔

زبان

اس میں بولی جانے والی تین زبانیں اہم ہیں، اگرچہ جاوی غالب ہے، اور یہ انڈونیشیا میں 60 ملین افراد کی جن میں سے بیشتر جاوا پر رہتے ہیں مادری زبان ہے۔ اس کے علاوہ دو زبانیں Sundanes and Madurese ہیں۔ اس کے باشندوں میں سے زیادہ تر دو زبانیں ہیں، جاوا کے عوام کی اکثریت (۔) ہیں، جاوا مذہبی عقائد، نسلی گروہوں اور ثقافتوں کا ایک متنوع مرکب ہے۔

زِیکا وائرس (Zika Virus)

(مکرم نداء الحبیب صاحب راولپنڈی)

زیکا وائرس کی ابتداء

زیکا وائرس دن کے وقت مستعد رہنے والے مچھروں Aedes نامی سے منتقل ہونے والی انفیکشن ہے۔ اس انفیکشن کو یہ نام یوگنڈا کے Zika نامی جنگل سے ملا ہے جہاں سے پہلی بار یہ بیماری 1947ء میں ظاہر ہوئی تھی۔

زیکا وائرس ڈینگی بخار، زرد بخار اور جاپانی دماغی سوزش سے ملتا جلتا انفیکشن ہے۔ زیکا انفیکشن کو زیکا بخار کہا جاتا ہے۔ عموماً ہلکی نوعیت کی بیماری ہے جو صرف آرام سے ہی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ 1950ء سے یہ بیماری افریقہ اور ایشیاء کی تنگ سی استوائی پٹی کو متاثر کرتی رہی ہے۔ 14-2013ء میں اس مرض نے بحرالکاہل عبور کرتے ہوئے فرانسیسی پولی نیشیا تک کے علاقے میں جبکہ 2015ء تک میکسیکو، وسطی امریکہ، ویسٹ انڈین، جزائر اور جنوبی امریکہ تک وبائی صورت میں پھیل گئی۔

جنوری 2016ء میں امریکہ کے سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پری وینشن (centers for disease control and prevention) نے متاثرہ ممالک میں سفر کرنے والوں کے لئے رہنما سفری ہدایات جاری کر دیں۔ جس میں بالخصوص حاملہ خواتین کو متاثرہ ممالک کے سفر سے اجتناب کرنے کو کہا گیا جبکہ کولمبیا، ایکواڈور، ایل سلواڈور اور جمیکا وغیرہ ممالک نے اس وباء کے دوران اپنے شہریوں کو بچوں کی پیدائش ملتوی کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔

اسباب

زیکا وائرس دن کے وقت مستعد رہنے والے مچھروں Aedes Aegypti سے پھیلنے والی بیماری ہے۔ یہی مچھر ڈینگی بخار بھی منتقل کرنے کی ذمہ دار ہے۔ تاہم مچھروں میں یہ وائرس ابتدائی طور پر کہاں سے منتقل ہوا اس بارے میں کوئی حتمی

رائے نہیں قائم کی جاسکی۔

جنسی اختلاط

فروری 2016ء تک تین کیسز ایسے رپورٹ ہوئے جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مرض متاثرہ شخص سے جنسی اختلاط کے ذریعے لگ سکتی ہے۔

لہٰذا (CDC) امریکہ کے انتباہ کے مطابق ایسا انسان جو وائرس سے متاثرہ علاقے سے آیا ہو اسے جنسی اختلاط سے یا تو پرہیز کرنا چاہیے یا ممکنہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

دوران حمل

2015ء میں اس بات کے شواہد ملے کہ زیکا وائرس آنول کی رکاوٹ کو پار کر کے ماں کے پیٹ میں موجود بچے تک منتقل ہوسکتا ہے اور ایسے بچوں میں دماغ نشوونما نہیں پاتا اور ممکنہ طور پر اپنے سائز میں چھوٹا رہ سکتا ہے۔(Microcephaly) یا ایسا حمل 11ویں سے 13ویں ہفتے میں ضائع ہوسکتا ہے۔

مائیکروسیفالی کیا ہے؟

مائیکروسیفالی کی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی بچہ یا بچی جسم کے مقابلے میں خلاف معمول چھوٹے سر کے ساتھ دنیا میں آتا ہے کیونکہ اس وائرس کے اثرات سے اس کا دماغ مناسب طور پر بڑھنے سے قاصر رہتا ہے۔ یہ مرض اس صورت میں مہلک ہوسکتا ہے جب دماغ کی افزائش اتنی نہ ہو کہ جسم کو زندہ رکھنے کے لیے اس کے ذمے جو کام ہوں، وہ اسے انجام دینے کے قابل نہ ہو۔ وہ بچے جو زندہ بچ جانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ان کی ذہنی صلاحیتیں کمزور رہتی ہیں اور جسم کی افزائش کی رفتار سست ہوجاتی ہے۔ یہ خرابی روبیلا (Rubella) جیسی انفیکشن، دوران حمل منشیات کے استعمال یا جینیاتی خلاف معمول عوامل کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے۔ ایسے بچوں کے سر عموماً پیدائش پر 31.5 یا 32 سینٹی میٹر سے بھی کم گھیر کے ہوتے ہیں۔ امریکہ میں ہر سال مائیکروسیفالی سے متاثرہ 25 ہزار بچوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ 2014ء میں برازیل میں مائیکروسیفالی کے 150 سے بھی کم کیسز دیکھے گئے تھے لیکن گزشتہ اکتوبر 2015ء سے اب تک ساڑھے تین ہزار سے

زائد کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں۔ اس بات کی اگرچہ تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ زیکا وائرس ہی مائیکروسیفالی کا حتمی سبب ہے لیکن جو نوزائیدہ بچے اس میں مبتلا ہونے کے بعد انتقال کر گئے، ان کے دماغ میں یہ وائرس پایا گیا تھا جس کی وجہ سے مائیکروسیفالی کے واقعات میں اضافے کی کوئی اور توجیح پیش نہیں کی جا سکتی۔

زیکا بخار کی علامات

اس مرض کی عام علامات میں ہلکا سر درد، دانے دار خارش، بخار، تھکاوٹ، آنکھوں کے سفید حصے کی سوزش اور جوڑوں کے درد کی علامات شامل ہیں۔

1954ء میں اس مرض کے تین دستاویزی شواہد ملے جن میں اس مرض کی تفصیلی علامات مشاہدہ کی گئیں جن میں ہلکا سر درد، دانے دار خارش، بخار، کمر درد شامل ہیں۔ یہ علامات دو دن رہتی ہیں اس کے بعد خارش والے دانے جھڑنے لگتے ہیں۔ تیسرے دن بخار اتر جاتا ہے اور خارش کے دانے ختم ہو جاتے ہیں صرف خارش رہ جاتی ہے۔ زیکا بخار کو ایک ہلکی نوعیت کی بیماری سمجھا جاتا ہے۔

علاج

اب تک اس مرض کی کوئی حفظ ما تقدم دوا نہیں ایجاد کی جا سکی۔ تاہم اس مرض کی علامات کو صرف مکمل آرام سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ مائعات کا زیادہ استعمال بھی اس کے علاج میں معاون ہے۔

لوگ کیا کریں؟

صحت سے متعلق حکام نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے کھلے حصوں پر جہاں مچھر کاٹ سکتے ہیں ایسی دوائیں ملیں جو ان کو وہاں نہ بیٹھنے دیں، پورے آستین کی قمیص پہنیں، کھڑکیاں اور دروازے بند رکھیں۔ چونکہ یہ مچھر ٹھہرے ہوئی پانی میں انڈے دیتے ہیں اس لیے لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ پانی کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھیں اور پودے کے گملوں میں پانی جمع نہ رکھیں۔

زیارت

(ایک خوبصورت اور تاریخی مقام جہاں قائداعظم نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے)

(مکرم مرزا دانیال احمد صاحب۔ ربوہ)

زیارت صوبہ بلوچستان میں تحصیل وضلع کا درجہ رکھنے والا ایک خوبصورت اور تاریخی مقام ہے جو سطح سمندر سے 8,850 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ زیارت کوئٹہ سے 125 کلومیٹر کے فاصلے پر وادی زیارت کی خوبصورت اور پرفضا جگہ ہے۔

زیارت پھلوں سے بھری ہوئی وادی ہیں جہاں گرمیوں میں چیری اور سردیوں میں سیب بکثرت پایا جاتا ہے۔

زیارت میں وہ تاریخی عمارت ہے جہاں بانئ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے۔ یہ عمارت قائداعظم ریزیڈنسی کے نام سے جانی جاتی ہے۔

ریزیڈنسی کی ابتدائی تعمیر

لکڑی سے تعمیر کی گئی یہ خوبصورت رہائش گاہ اپنے بنانے والے کے اعلیٰ فن کی عکاس ہے۔

عمارت کے بیرونی چاروں اطراف میں لکڑی کے ستون ہیں اور عمارت کے اندرونی حصے میں بھی لکڑی کا استعمال بہت خوبصورتی سے کیا گیا ہے آٹھ کمروں پر مشتمل اس رہائش گاہ میں دونوں اطراف سے مجموعی طور پر 28 دروازے بنائے گئے ہیں۔

تاریخ

یہ رہائش گاہ 1892ء کے آس پاس لکڑی سے تعمیر کی گئی تھی۔ یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ اس دور میں جو بھی حکومتِ برطانیہ کے افسران یہاں آتے تھے وہ اس رہائش گاہ میں قیام کرتے تھے۔

بطور قائداعظم ریزیڈنسی

قیام پاکستان کے بعد 1948ء میں اس رہائش گاہ کی تاریخی اہمیت میں اس وقت اضافہ ہوا جب یکم جولائی کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح اپنے ذاتی معالج ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش کے مشورے

پر ناسازیٔ طبیعت کے باعث آرام کی غرض سے یہاں تشریف لائے۔ قائداعظم نے اپنی زندگی کے آخری دو ماہ دس دن اس رہائش گاہ میں قیام کیا۔ جس کے بعد اس رہائش گاہ کو ''قائداعظم ریزیڈنسی'' کا نام دے کر قومی ورثہ قرار دیا گیا۔ بلوچستان کو قائداعظم ریزیڈنسی کی تصاویر سے بھی متعارف کرایا جاتا ہے جیسا کہ پاکستان کے 100 روپے کے بینک نوٹ کے عقبی رخ پر اس کی تصویر موجود ہے۔ ریزیڈنسی میں قائم کمروں میں ایک کمرہ محترمہ فاطمہ جناح صاحبہ اور ایک کمرہ قائداعظم کے ذاتی معالج کرنل الٰہی بخش صاحب جبکہ ایک کمرہ ان کے ذاتی معتمد کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ یہ عمارت آج بھی قائداعظم کی کمال شخصیت کا احساس دلاتی ہے۔

رہائش گاہ میں ایک کمرہ ایسا بھی ہے جہاں قائداعظم دوپہر اور رات کو کھانا کھانے اور اپنے رفقاء کار کے ساتھ شطرنج کھیلا کھیلتے تھے۔ اس عمارت کو اب عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا ہے جہاں قائداعظم کے زیر استعمال رہنے والی اشیاء کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔

2008ء کا زلزلہ

29 اکتوبر 2008ء کو زیارت، پشین اور دیگر علاقوں میں آنے والے زلزلے کے باعث اس عمارت کو بھی جزوی نقصان پہنچا جس کے بعد پاک فوج نے عمارت کی دوبارہ مرمت اور تزئین و آرائش کی۔

رہائش گاہ دیکھنے کے لیے ملک بھر سے لوگ وہاں آتے ہیں لیکن موسم گرما کے شروع ہوتے ہی یہاں سیاحوں کی آمد میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔

2013ء کا حملہ

2013ء میں شدت پسندوں کے ریزیڈنسی پر حملہ سے اس قومی ورثہ کو نقصان پہنچا۔

دوبارہ تعمیر

اس کے بعد پھر دوبارہ تعمیر کرنے کا کام شروع ہوا اور اگست 2014ء تک دوبارہ تعمیر کرنے کا یہ عمل جاری رہا۔ 14 اگست 2014ء کو یوم آزادی کے دن دوبارہ تعمیر ہونے والی اس قومی یادگار کا افتتاح ہوا اور بعد ازاں اسے آنے والے سیاحوں کی زیارت کے لیے کھول دیا گیا۔

سست کبھی گام نہ ہو

مجلس بشیر آباد ضلع حیدر آباد: مجلس کے تحت پہلا ناصر کرکٹ ٹورنامنٹ کروایا گیا۔اس ٹورنامنٹ میں چار ٹیمیں بشیر آباد مجلس کی اور دو مجلس سنجر چانگ اور مبارک آباد کی شامل ہوئیں۔ٹورنامنٹ کے اختتام پر فاتح مجلس کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ: مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ کا 16 سال بعد سالانہ اجتماع مورخہ 16 اور 17 اپریل 2016ء کو بیت الحمد کوئٹہ میں منعقد ہوا۔اس سالانہ اجتماع کے بہترین انعقاد کے لیے تیاریاں تقریباً ایک ماہ تک چلتی رہیں۔علمی اور ورزشی مقابلہ جات جو منعقد ہوئے ان کی کل تعداد 42 تھی۔ان مقابلہ جات میں اطفال اور خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کامیاب بنایا۔حاضری کے لحاظ سے اس اجتماع میں 70 فیصد خدام شامل ہوئے۔اجتماع کے دوران اور اس کے اختتام پر خدام کے علاوہ ضلع کے تمام انصار اللہ اور امیر صاحب کی عاملہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔الحمد للہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ: ماہ مارچ 2016ء کو ضلع سیالکوٹ نے مشعل راہ کے نام سے ایک پروگرام کا انعقاد کروایا۔اس پروگرام میں ضلع کے تمام سابقہ قائدین ضلع کو دعوت دی گئی جنہوں نے اپنے دورانیہ قیادت میں ہونے والے ایمان افروز واقعات،خلفاء احمدیت کی شفقتیں،صدران مجلس خدام الاحمدیہ کی شفقتیں اور پیش آنے والی مشکلات اور پھر ان سے نبرد آزما ہونے کے طریق اپنے تجربات کی روشنی میں خدام کے سامنے بیان کیے۔اس پروگرام کی صدارت مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ نے کی۔پروگرام کی کل حاضری 65 تھی اور اس کا دورانیہ 3 گھنٹے تھا۔

شعبہ خدمت خلق

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ 8 مئی 2016ء بروز اتوار کارنیا کولیکشن ٹریننگ ورکشاپ منعقد کرنے کا موقع ملا۔اس ورکشاپ میں صوبہ

سندھ کی برانچز کے علاوہ تمام پاکستان سے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی 19 برانچز سے ممبران کو مدعو کیا گیا۔ مورخہ 8 مئی 2016ء پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعدازاں ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب اور ڈاکٹر محمود عاطف صاحب نے خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے اس پروگرام کی افادیت اور کارنیا کولیکشن سے متعلق مختلف بنیادی معلومات سے ممبران کو آگاہ کیا اور حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اس کے بعد ٹیکنیکل ایڈوائزر نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن نے ''نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی تاریخ'' پر پریزنٹیشن پیش کی۔ دوسری پریزنٹیشن ''کارنیا کولیکشن ٹیم کے فرائض'' کے موضوع پر تھی جبکہ تیسری پریزنٹیشن میں ''کارنیا کولیکشن میں استعمال ہونے والے سامان کا تعارف'' کروایا گیا۔

کارنیا کولیکشن ٹریننگ ورکشاپ میں مدعو 19 برانچز میں سے 17 برانچز کے 34 ممبران شامل ہوئے۔

مجلس گلشن عمیر کراچی: ماہ فروری میں مجلس کے تحت 3 اجتماعی وقارعمل کروائے گئے۔ ان میں شامل خدام کی تعداد 11 تھی جبکہ وقارعمل کا دورانیہ 3 گھنٹے 30 منٹ رہا۔ مجلس میں دوران ماہ 5 پودے بھی لگائے گئے۔ اب تک وقارعمل کے تحت لگائے گئے پودوں کی تعداد 70 ہو چکی ہے۔

مجلس مقامی ربوہ: ماہ جنوری 2016ء میں ربوہ بھر کے تمام حلقہ جات میں کل 239 وقارعمل کروائے گئے جن میں مجموعی طور پر 8609 خدام نے حصہ لیا۔ ان وقارعمل کا دورانیہ 330 گھنٹے تھا۔ اسی طرح مختلف حلقہ جات میں دوران ماہ 438 پودے بھی لگائے گئے۔

فروری 2016ء میں شعبہ وقارعمل کے زیر اہتمام ریلوے لائن ربوہ کے اردگرد اجتماعی وقارعمل کروایا گیا۔ اس وقارعمل میں ربوہ بھر سے 251 خدام نے شرکت کی اور تقریباً 2 گھنٹے یہ وقارعمل جاری رہا۔

اسی طرح انفرادی طور پر ربوہ کے 67 حلقہ جات میں وقارعمل کروائے گئے جن میں شامل خدام کی تعداد 8358 رہی۔

۞۞۞

ماہِ اگست تاریخ کے آئینے میں

(مرتبہ: مکرم مامون احمد حفیظ صاحب۔ ربوہ)

اگست گریگورین سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ شمالی نصف کرہ میں اس مہینے میں برسات کا موسم ہوتا ہے۔قدیم زمانے میں یہ سال کا چھٹا مہینہ تھا اور اسے سیکستیلیس (Sextilis) یعنی چھٹا کہتے تھے۔مگر اس کا نام جولئین تقویم کی ابتداء کے وقت 450 قبل مسیح میں اگست رکھا گیا جو اصل میں روم کے پہلے بادشاہ آگستس (Augustus) کے نام پر تھا۔

جماعتی تاریخ

☆ اگست 1897ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ اقدام قتل درج کرایا گیا۔اس مقدمہ قتل سے 23 اگست 1897ء کو حضور علیہ السلام باعزت بری ہوئے۔

☆ اگست 1966ء وقفِ عارضی کے اعلان کے بعد پہلی تعلیم القرآن کلاس منعقد ہوئی۔

☆ یکم اگست 1987ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے نائیجیریا کے دو بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں کا تبرک عطا فرمایا۔

☆ یکم اگست 2004ء حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ چندہ دہندگان میں سے کم از کم پچاس فیصد ہوں جو نظام وصیت میں شامل ہوں۔

☆ 5 اگست 1934ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بارات مالیر کوٹلہ گئی۔آپ کی یہ شادی حضرت نواب محمد علی صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی بیٹی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ 6 اگست کو بارات واپس پہنچی اور 8 اگست کو ولیمہ ہوا۔

☆ 5 اگست 1948ء کو حکومت پاکستان سے ربوہ کی اراضی کو حاصل کیا گیا۔

☆ 8 اگست 1887ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادہ بشیر اوّل کی ولادت ہوئی جو 4 نومبر 1888ء کو وفات پا گئے۔

☆8 اگست 1975ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ واشنگٹن سے کینیڈا کے شہر ٹورنٹو تشریف لے گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفۂ وقت کینیڈا کا دورہ فرما رہے تھے۔

☆12 اگست 1901ء جماعتی تاریخ میں معروف مقدمہ دیوار کا فیصلہ حضورؑ کے حق میں ہوا۔

☆14 اگست 1931ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) کی تحریک پر ہندوستان کے طول وعرض میں ''یوم کشمیر'' منایا گیا۔

☆16 اگست 1966ء فضل عمر فاؤنڈیشن کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

☆19 اگست تا 7 ستمبر 2000ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت پہلی فائر فائٹنگ کلاس کا انعقاد ہوا۔

☆19 اگست 2003ء حضور انور اپنے پہلے غیر ملکی دورہ لندن سے روانہ ہو کر 20 تاریخ کو بذریعہ بیلجیئم جرمنی پہنچے اور 8 ستمبر کو فرانس سے لندن واپس تشریف لے گئے۔

☆20 اگست 2008ء حضور انور نے جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا۔

☆21 اگست 1967ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اپنے پہلے غیر ملکی دورہ سے واپسی ہوئی۔

☆21 اگست 1992ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات جمعہ براہ راست نشر ہونے کا سلسلہ شروع ہوا جو تقریباً تمام دنیا میں ڈش انٹینا کے ذریعہ دیکھا اور سنا جانے لگا۔

☆22 اگست 1924ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہ) نے پہلی مرتبہ لندن میں ورود فرمایا۔

☆22 اگست 1983ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پہلا دورۂ مشرقِ بعید و آسٹریلیا کا آغاز فرمایا۔

☆28 اگست 1992ء کو جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ہیومینیٹی فرسٹ خدمت خلق کی ایک عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان ہوا۔ چنانچہ 1993ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کے نام پر ایک بین الاقوامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔

☆30 اگست 1970ء ورلڈ احمدیہ میڈیکل

ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔

☆ 31اگست 1947ء حضرت مصلح موعود نے قادیان سے پاکستان کی طرف ہجرت فرمائی۔

عالمی معلومات

☆ 1948ء لاہور کے منٹو پارک کا نام تبدیل کر کے اقبال پارک رکھا گیا

☆ 1960ء اسلام آباد کو پاکستان کا دارلخلافہ بنا دیا گیا۔

☆ 2اگست 1922ء ٹیلی فون کا موجد الیگزینڈر گراہم بیل کا انتقال ہوا۔

☆ 3اگست 1914ء پہلی جنگ عظیم میں جرمنی نے فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔

☆ 6اگست 1799ء رنجیت سنگھ نے لاہور شہر پر قبضہ کیا۔

☆ 6اگست 1945ء اگست دنیا کی تاریخ کے سیاہ ترین دنوں میں سے ایک ہے۔ جب امریکی ایئر فورس کا ایک B.29 جہاز ایٹم بم کو ہیروشیما کی طرف لے گیا اور شہر کے وسط میں پہنچ کر بم کو گرا دیا گیا جس سے ایک لاکھ چالیس ہزار انسان لقمہ اجل بن گئے۔

☆ 7اگست 1954ء حفیظ جالندھری کے لکھے گئے ترانے کو پاکستان کا قومی ترانہ پاس کیا گیا۔

☆ 9اگست 1945ء جاپان کے شہر ناگاساکی پر دوسرا ایٹم بم امریکہ کی طرف سے گرایا گیا۔

☆ 1948ء پاکستان کے پہلے ڈاک ٹکٹوں کا سیٹ جاری ہوا۔

☆ 11اگست 1950ء پاکستان آئی ایم ایف اور عالمی بینک کا رکن بنا۔

☆ 13اگست 1960ء وسطی افریقہ نے فرانس سے آزادی حاصل کی۔

☆ 14اگست 1947ء پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ پاکستان نے سلطنت برطانیہ سے آزادی حاصل کی اور دولت مشترکہ میں شامل ہوا۔

☆ 1948ء ریڈیو پاکستان کراچی اسٹیشن کا قیام عمل میں آیا۔

☆ 1971ء بحرین نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆1973ء کے آئین کا نفاذ عمل میں آیا۔

☆15اگست 1947ء بھارت نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆1947ء قائداعظم محمد علی جناح نے گورنر جنرل پاکستان اور لیاقت علی خان نے پاکستان کے پہلے وزیراعظم کا حلف اٹھایا۔

☆16اگست 622ء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔

☆1951ء لیاقت علی خان نے کراچی ریڈیو پاکستان کے نئے براڈ کاسٹنگ ہاؤس کا افتتاح کیا۔

☆1967ء گل یاسمین (چنبیلی) کو پاکستان کا قومی پھول قرار دیا گیا۔

☆17اگست 1917ء زارِ روس نکولس دوم کو اس کے خاندان سمیت بالشویک انقلابیوں نے قتل کر دیا۔

☆1988ء صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کا سی 130 ہرکولیس طیارہ پنجاب کے شہر بہاولپور میں گر کر تباہ ہو گیا۔

☆20اگست 810ء جید عالم دین اور معروف مدون حدیث امام بخاری پیدا ہوئے

☆20اگست 1952ء پاکستان آئی سی سی (انٹرنیشنل کرکٹ کونسل) کا رکن بنا۔

☆1969ء نیل آرم اسٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن نے چاند کی سطح پر قدم رکھا۔

☆22 اگست 634ء حضرت ابوبکرؓ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

☆25 اگست 1825ء کو یوروگائے کی آزادی کا اعلان ہوا۔

☆26اگست 1947ء پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا قیام عمل میں آیا۔

☆31 اگست 1991ء کو کرغیستان نے سوویت یونین سے خودمختاری حاصل کی۔

☆31اگست 1962ء ٹوباگو نے سلطنت برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆1965ء مالدیپ نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔

☆1967ء مینارِ پاکستان کی تعمیر مکمل ہوئی۔

''یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ فیصل آباد

"اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو"

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ملتان

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائدواراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ حیدرآباد

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ جہلم

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد واراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر

''یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ گوجرانوالہ

اس راہ میں جان کی کیا پرواجاتی ہے اگر تو جانے دو

مکرم یونس عبدل جلیلوف صاحب آف قیرغیزستان

جنہیں 22 دسمبر 2015ء کو راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔

مکرم بلال محمود صاحب۔ دارالیمن غربی شکر ربوہ

جنہیں 11 جنوری 2016ء کی رات راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔

مکرم سید اسد الاسلام شاہ صاحب

جنہیں 24 مارچ 2016ء کو برطانیہ کے شہر گلاسگو میں راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔
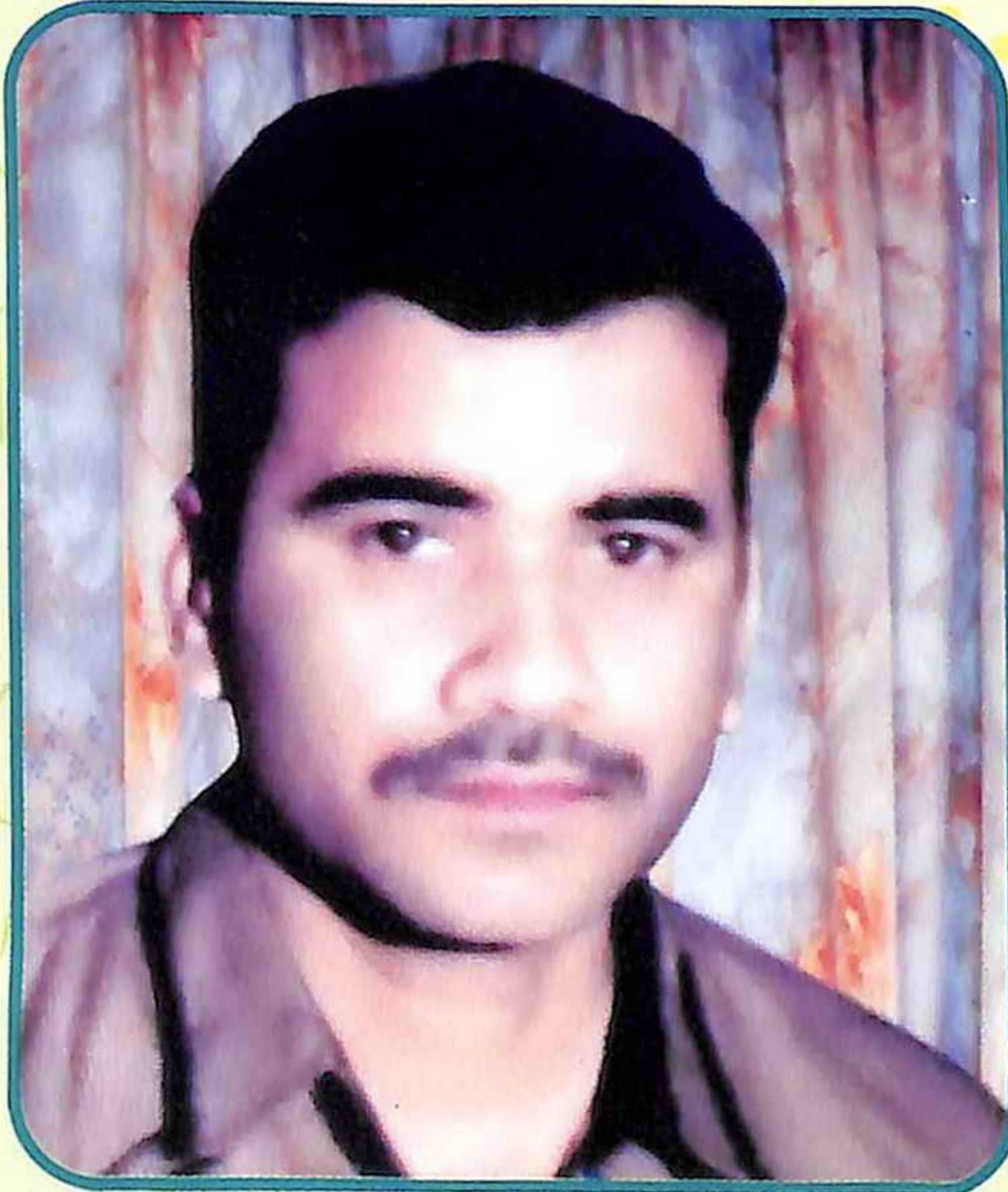
مکرم قمر الضیاء صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ

جن کو یکم مارچ 2016ء کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔

Monthly
KHALID
www.monthlykhalid.org

Love For All Hatred For None
For Ahmadi Youth

Regd. CPL# FD7/FR

August 2016
C. Nagar

انٹرنیٹ چیٹنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لیے اس سے بھی بچنا چاہئے۔“